MIL Sem 1st

Unit IV

(26)

"اپنی مدد آپ"

سرسید احمد خان (ایک تنقیدی تجزیہ)

Date

سرسید احمد خان علی گڑھ تحریک کے مشہور و معروف بانی ہیں۔ ساری دنیا علم اور تدریس کے میدان میں کی گئی اُن کی خدمات کی وجہ سے اُنہیں بہت عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

۱۸۵۷ء (1857) کے غدر کے بعد ہندوستان کی تاریخ میں خاص طور پہ مسلمانوں میں علم کی شمع کو روشن کرنے کے حوالے سے سرسید احمد خان کا نام بڑے احترام سے لیا جاتا ہے۔ سرسید نے اس غدر کے بعد شدت سے اس بات کا احساس کیا کہ اگر مسلم قوم کو فوری طور پر علم کی طرف راغب [redacted] نہ کیا گیا تو یہ ہمیشہ نقصان میں رہے گی۔ [redacted] سرسید نے اپنے کچھ قریبی دوستوں کی مدد سے ایک ابتدائی تعلیم کے اسکول کی بنیاد ڈالی آگے چل کر یہی اسکول کالج اور پھر یونیورسٹی بنا۔ آج کی تاریخ میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ہندوستان کی چند کامیاب اور بہترین یونیورسٹیوں میں شمار ہوتی ہے۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی اس قریب دو صدی پہ پھیلی تاریخ صرف تعلیم یا تدریس کی ہی تاریخ نہیں ہے بلکہ اس تحریک کے تحت اردو ادب کو بہت سے ادیب شاعر اور محقق بھی ملے۔ مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا الطاف حسین حالی، علامہ شبلی نعمانی اسی تحریک کا حصہ بن کر ادب کی دنیا میں تاریخی مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

سرسید احمد خان اگرچہ خود ایک علمی اور تدریسی رہنما بن کر قوم کے سامنے آئے لیکن وہ خود بھی ایک خوبصورت ادیب اور مصنف تھے۔ ان کی لکھی نثری تحریریں آج بھی اردو ادب کا ایک اہم حصہ ہیں۔ تنقید نگاروں کا ماننا ہے کہ اگر سرسید احمد خان علی گڑھ کی تعلیمی تحریک کے رہنما نہ بھی ہوتے۔ اُن کا لکھا ہوا ادب ہی اُنہیں ایک عظیم شخصیت ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

سرسید احمد خان کی لکھی کتابیں آثار الصنادید [redacted]، خطباتِ احمدیہ اور تہذیب الاخلاق وغیرہ اردو ادب کے خزانے کا بیش قیمت اثاثہ ہیں۔

"تہذیب الاخلاق" اُس رسالے کا نام ہے جو آج تک مسلم گڑھ یونیورسٹی کے ادارے کے تحت شائع ہو رہا ہے۔ اِس رسالے کے تحت سرسید نے نا صرف خود سینکڑوں مضامین لکھے بلکہ اُس دور کے باقی شاعروں ادیبوں اور انشائیہ نگاروں سے بھی اِس رسالے کے لئے مضامین قلم بند کروائے۔

سرسید کا بنیادی مقصد قوم کی فلاح و بہبود تھا۔ وہ ایک بزرگ رہبر کی طرح سماج کی نمائندگی کرنے کے لئے آگے بڑھے تھے۔ اِس لئے ان کے لکھے تمام مضامین اور انشائیے عام عوام کی اخلاقیات کی بہتری کے لئے لکھے گئے ہیں۔ انہوں نے جب بھی لکھنے کے لیے قلم اٹھایا اُن کا یہی مقصد تھا کہ اس تحریر سے پڑھنے والے ہر شخص کا کوئی نا کوئی فائدہ ہونا چاہیئے۔ اِس لئے اُن کے اکثر مضامین سماج کے فرد کے اخلاق اور سماج کی بہتری کے مقصد کے تحت لکھے گئے ہیں۔ "اپنی مدد آپ" بھی ایسا ہی ایک مضمون ہے جس میں سرسید نے ہندوستان کی عام عوام بالخصوص مسلمانوں کو مخاطب کر کے انہیں یہ ہدایت کی ہے کہ انسان کو ہمیشہ اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت اپنی بہتری کے منصوبے بنانے چاہیئے۔ اگر وہ محض اپنی ہی بہبود کی نیت سے کام کرے گا تو سماج کی مدد خود بہ خود ہو جائے گی۔ اور اسی طرح ہر شخص اگر اپنی اپنی حدود میں رہ کر صرف اپنی اور اپنے گھر کی ہی ذمے داری اُٹھا لے تو تمام سماج تمام معاشرہ بہتر ہو جائے گا۔

سرسید احمد خان کا یہ مضمون بھی لکھے جانے کے بعد پہلی دفعہ رسالہ "تہذیب الاخلاق" میں ہی شائع ہوا تھا۔ اِس مضمون کا آغاز سرسید احمد خان ایک مقولے سے کرتے ہیں۔ "خدا اُنہی کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں"

مضمون کے ٹھیک آغاز میں دیئے گئے اِس بیان کے ساتھ ہی سرسید نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اللہ نے اِس کائنات کی تخلیق کے بعد بہت سا کام انسان کے ذمے بھی رکھ چھوڑا ہے۔ اگر انسان یہ سوچ کر بیٹھ جائے کہ سب کچھ اللہ نے ہی کرنا ہے تو یہ دنیا ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتی۔ اللہ نے انسان کو اپنی سب سے بہترین تخلیق بنا کر زمین پر بھیجا ہے۔ اور یہ انسان کا ہی کمال ہے کہ اُس نے اپنی صلاحیتوں سے اِس ویران پڑی زمین کو جنت بنا دیا ہے۔

سرسید اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ اپنی مدد آپ کا یہی جذبہ اگر فرد سے نکل کے پورے سماج کا مزاج بن جائے تو سماج پہلے سے زیادہ تیز رفتار سے ترقی کرے گا۔ اگر کسی محلے بستی دیہات شہر کا ہر فرد اپنا اپنا بساط کے مطابق سماج کے تمام کاموں میں حصہ ڈالنا شروع کر دے تو سماج زیادہ بہتر طریقے سے ترقی حاصل کر سکتا ہے۔ اور اسکے برخلاف اگر ہم سبھی لوگ اپنا کام دوسرے پر ڈالتے جائیں گے تو پھر کوئی بھی شخص کسی کا کام نا کرے گا اور ترقی کی رفتار سست پڑ جائے گی

سرسید کہتے ہیں کہ اگر انسان اپنی مدد آپ کی اس فطری عادت اور ضرورت سے تنگ آکر اپنے حصے کا کام دوسروں کے ذمہ ڈالتا جائے گا تو سماج بہت بڑے نقصان کا شکار ہو جائے گا۔ آہستہ آہستہ آپ کا محلہ، پورا بستی، پورا دیہات، پورا شہر، پورا ملک بے عمل ہو کر بیٹھ جائے گا اور ہم دنیا کی ترقی کی رفتار میں بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ اس وقت دنیا میں وہ ملک ترقی کر رہے ہیں جو دن رات اپنی مدد آپ کے اسی فارمولے کے تحت اپنے علاقے کی ترقی میں دن رات مصروف عمل ہیں۔

سرسید کہتے ہیں جو قوم اپنی مدد آپ کے قومی جذبے کو بھلا دیتی ہے وہ دنیا میں ذلیل و خوار ہو جاتی ہے۔ سرسید کہتے ہیں کہ تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ کسی بھی ملک کی ترقی اسکی سرکار، حکومت یا گورنمنٹ نہیں کرتی بلکہ اس ملک کی عوام کی انفرادی کوشش کرتی ہے۔ سماج کا ایک ایک فرد مل کر ایک نئے سماج کی تشکیل کرتا ہے۔ ایک ایسا سماج جو دن رات اپنے ملک کو آگے بڑھانے کے لئے دن رات محنت مشقت کرتا ہے۔ سرسید ہم سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں اے میرے ہم وطنو قوم کی سچی ہمدردی اور سچی خیر خواہی کرو۔

سرسید نے بھی ایک عزیز اور محترم درخوم کیا ہے۔ ہمارا عقیدت کو للکارتے ہوئے سرسید کہتے ہیں کہ ہمیں ہر وقت اپنی مدد آپ کے اصول پر کاربند رہنا چاہیے!!

سرسید فرماتے ہیں کہ ذاتی طور پر اچھا چال چلن، اخلاق، شکر، یہ سوچنے اور عمل ہی اس بات کی گواہی دے سکتا ہے کہ ہم قوم ملت وطن سماج کے لئے وفادار ہیں۔ اگر ہم اپنی مدد آپ کر رہے ہیں تو ہم قوم کے لئے ایک بیش قیمت اثاثہ ہیں۔ اور اگر ہم اپنے کام دوسروں پر ڈال رہے ہیں تو ہم قوم کے لئے ایک بوجھ ہیں

Scanned with CamScanner